نوحہ

ہر زخم چومتی ہیں صلوات پڑھ رہی ہیں
عابدؑ کے تن پہ کڑیاں آیات پڑھ رہی ہیں

غیرت کے کبریاؑ کی آنکھوں سے خون ہے جاری
اُمت جو لکھ رہی ہے صدمات پڑھ رہی ہیں

بازار پہ لگی ہیں تاریخ کی نگاہیں
ٹوٹیں جو سیدوں پہ آفات پڑھ رہی ہیں

محرومۃ المسرتؑ چہروں پہ قیدیوں کے
بازار نے لکھے جو حالات پڑھ رہی ہیں

غیرت بھری نگاہیں ناموس کی ردائیں
سجادؑ کے ہی نوحے دن رات پڑھ رہی ہیں

جانے اُم المصائبؑ سجادؑ کے مصائب
عابدؑ کے سنگ سنگ جو خطبات پڑھ رہی ہیں

برسے تھے کیسے پتھر قائمؑ سخی سے پوچھو
بہلولؔ جن کی آنکھیں برسات پڑھ رہی ہیں۔